ارتقائے معاشرہ کا نظریہ

عبدالوحید صدیقی

معاشرہ اور اس کے ارتقا کی علمی تحقیق کے بانی کے متعلق موجودہ دور کے مغربی ماہرین کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان کے تین مکاتیب فکر قابل ذکر ہیں[1]

۱- پہلا مکتب فکر عمرانیات کے ان ماہرین کا ہے، جن کا خیال ہے کہ اگرچہ معاشرہ سے متعلق فلسفیانہ طرز کی بحثیں قدیم یونان میں شروع ہو گئی تھیں لیکن اس موضوع پر علمی استقرائی اور تجرباتی انداز سے سب سے پہلے فرانسیسی مفکر آگسٹ کامٹ (۱۷۹۸-۱۸۵۷ء) نے بحث کی لہذا یہی مفکر بابائے عمرانیات کہلانے کا مستحق ہے۔

ارتقائے معاشرہ کے متعلق اگرچہ افلاطون (۴۲۷-۳۴۷ ق.م) ارسطو (۳۸۴-۳۲۲ ق.م) پالیبئس (۲۰۳-۱۲۱ ق.م) اور لیوکریشس (۹۹-۵۵ ق.م) نے سب سے پہلے بحثیں کی تھیں لیکن یہ فلسفیانہ مفروضات سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھیں اس سلسلے میں صحیح معنوں میں علمی و سائنسی نظریہ کی ابتدا ڈارون کے نظریۂ حیاتیاتی ارتقا سنہ ۱۸۵۹ء کے بعد ہی ممکن ہو سکی۔ چنانچہ لوئیس ہینری مارگن (۱۸۱۸-۱۸۸۱ء) اور ہربرٹ اسپنسر (۱۸۲۰-۱۹۰۳ء) ہی دراصل معاشرتی ارتقا کے نظریہ کے پہلے

لہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ج ۲۰ مضمون سوشیولوجی ۱۹۵۹ء

سائنٹفک شارح ہیں۔[1]

اس مکتب خیال میں براتھ اور سمال جیسے ماہرین شریک ہیں۔[2]

۲- دوسرے مکتبِ فکر کے حامیوں میں ہاؤس، بارنس، لچن برگر جیسے ماہرین ہیں۔[3] ان کے خیال کے مطابق عمرانیات کی ابتدا کا سہرا قدیم یونانیوں کے سر ہے۔

۳- تیسرا مکتبِ فکر اس علم کی ابتدا کو یونانیوں سے بھی قبل کی قدیم تہذیبوں کے علماء کا مرہون منت سمجھتا ہے۔ سوروکن، برزر، اور بوگرڈس جیسے ماہرین اس مکتبِ فکر کے حامی ہیں۔[4]

ان تینوں مکاتیب فکر کا اگر زیادہ غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ یہ تینوں دراصل ایک ہی امر کے مدعی ہیں۔ صرف الفاظ اور تعبیر کے اختلاف نے انہیں تین گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ فی الحقیقت ان تینوں مکاتیب کے ماہرین میں سے کوئی بھی اس امر کا منکر نہیں ہے کہ آگسٹ کامٹ کے بعد عمرانیات نے جو صورت اختیار کی، وہی صحیح معنوں میں سائنس کی اس تعریف کے ماتحت آسکتی ہے جس کے مطابق اس مربوط و منظم علم کا نام سائنس ہے جو تجزیہ درجہ بندی، تجربیت، استقراء اور ترکیب کے فنی طریقوں سے گزر کر حاصل ہوتا ہے اور جس میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ دوسرے بھی اس کا تجزیہ کر سکیں۔ نیز یہ کہ اس کے ذریعہ آئندہ کے متعلق ایک حد تک صحیح پیشنگوئی کی جا سکے۔

واقعہ یہ ہے کہ نہ صرف بحیثیت ایک علیحدہ علمی شاخ کے عمرانیات بلکہ اس کے ماتحت آنے والے تمام مباحث بھی انیسویں صدی سے قبل کبھی سائنسی مقام حاصل نہ کر سکے تھے۔ مذکورہ بالا تین

---

[1] بارنس، این انٹروڈکشن آف دی ہسٹری آف سوشیولوجی شکاگو ۱۹۴۸ء۔ ص ۱۱۱ - ۱۳۸

[2] انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا - ۱۹۵۹ء - مضمون - سوشیولوجی

[3] اور [4] انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا - سوشیولوجی

مکاتیب فکر میں سے دوسرا اور تیسرا مکتب جب عمرانیات کی ابتدا کا سہرا ہزاروں سال پہلے کے علماء کے سر باندھنا چاہتا ہے تو اس سے ان کی مراد محض معاشرہ کے متعلق سوچ بچار اور بحث و مباحثہ ہوتی ہے، نہ کہ سائنسی طریقے سے چھان بین۔ چنانچہ جب یونانی مفکر لیوکریشس کو نظریۂ ارتقائے معاشرہ کا پہلا واضح مصنف قرار دیا جاتا ہے، تو بھی اس سے مراد اس موضوع پر اس کا صرف فلسفیانہ و استخراجی انداز گفتگو ہوتا ہے نہ کہ سائنسی مثبت طریقے سے اس نظریئے کو ثابت کرنا۔ پھر یہ کہ لیوکریشس نے کبھی بھی معاشرہ کے ارتقا کو کسی الگ اہمیت کا حامل نہ سمجھا بلکہ اس نے اسے اپنے مابعد الطبیعی نظریات کے ثبوت کے لئے پیش کیا اور پیش کرنے کا طریقہ بھی مناظرے کا اختیار کیا، جس کے متعلق ہر شخص جانتا ہے کہ اس کا تعلق حقائق سے کم اور فریق ثانی کو ساکت کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ لاطینی زبان میں لکھی ہوئی اپنی کتاب "حقائق الاشیاء" (ڈی ریرم ناٹورا) کے پانچویں باب میں لیوکریشس نے قِدمِ عالم کے قائلین کو ساکت کرنے اور حدوثِ عالم کو ثابت کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اسی سلسلے میں ارتقائے معاشرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے، اس نے تغیر کی وہ دلیل فراہم کی ہے جسے اس موضوع پر یونانیوں نے بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیا تھا۔ لیوکریشس لکھتا ہے۔

"زمین اور آسمان کی پیدائش کی اگر کوئی گھڑی نہیں ہے اور اگر یہ ابدالآباد سے موجود ہیں تو تھیبس کی جنگ اور ٹرائے کی بربادی سے قبل شعراء نے دوسرے موضوعات پر کیوں طبع آزمائی نہیں کی ہے؟ دوسرے لوگوں کے اتنے کارنامے کہاں چلے گئے ہیں؟ ناموری کی ابدی کتاب میں کیوں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے؟ میرے خیال میں حقیقت یہ ہے کہ سورج کسی قریبی تاریخ میں پیدا ہوا ہے۔ زمین کی پیدائش بھی کوئی زیادہ دور واقع نہیں ہوئی ہے۔ پھر یہ کہ اس وقت بھی کچھ ایسے فنون ہیں جن پر ترقی کا آخری رنگ چڑھایا جا رہا ہے۔ کچھ فنون ترقی کا راستہ طے کر رہے ہیں، ابھی ابھی جہاز بنانے کی صنعت میں کچھ اصلاحیں کی گئی ہیں۔ ابھی کل ہی موسیقاروں نے مدھر آوازوں کو جنم دیا ہے پھر یہ بھی کہ اشیاء کے اس نظام کا بہت دیر سے اکتشاف ہوا ہے۔ اور میں سب سے پہلا شخص۔ اس لائق پایا گیا ہوں کہ اس نظام کو ملکی زبان میں منتقل کر سکوں۔"

ظاہر ہے کہ لیوکریٹس کے اس طریقے کو مناظرانہ و فلسفیانہ حیثیت سے زیادہ کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے اور عمرانیات کی ابتدا کے متعلق مذکورہ بالا تینوں مکاتب فکر اس کو سائنسی اہمیت نہیں دیتے۔ ان سب کے خیال کے مطابق دراصل معاشرہ کے ارتقاء سے متعلق سب سے پہلے جس شخص نے سائنسی انداز سے جستجو کر کے نتائج اخذ کئے ہیں وہ مارگن ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسے ارتقائے معاشرہ کی سائنسی بحث کا بانی قرار دیا گیا ہے[1]۔

اس سلسلے میں مشیگن یونیورسٹی کے ماہر عمرانیات لیزلی اے وہائٹ یوں رقم طراز ہیں۔

"انیسویں صدی میں معاشرتی ارتقاء کے نظریئے کو فکر عمرانی کے طور پر متعارف کرانے کا واحد ذمے دار ہربرٹ سپنسر ہے۔ لیکن معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے اس نظریئے کا عملی استعمال سب سے پہلے امریکی ماہر عمرانیات لیویس ھنیری مارگن نے کیا۔ علوم عمرانی میں مارگن واقعی ایک بانی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس نے اپنا کام ایک ایسے دور میں شروع کیا جب کہ مسیحیت کا عقیدۂ تخلیق بغیر کسی چون وچرا کے تسلیم کیا جاتا تھا۔ کتاب پیدائش میں جو تخلیق کائنات کا تذکرہ ہے، اُسے مارگن نے جوانی میں بالکل اسی طرح تسلیم کیا تھا جیسے ڈارون نے اس سے قبل کیا تھا لیکن بعد میں اپنی کتاب "قدیم سماج" تحریر کرتے وقت وہ بائبل کے تخلیق آدم کے بیان کی مخالفت کرنے پر مجبور ہوا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ معاشرہ کے ارتقاء کا تصور مارگن سے پیدا نہیں ہوا۔ اس سے قبل کئی مصنفین اس تصور کو مختلف طریقوں سے زیر بحث لائے تھے لیکن مارگن ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے اس بارے میں ایک صحت مند اور طبعی نظریہ دیا، جو کہ جدید سائنس کے تقاضے کے مطابق ہے۔

مارگن کے نظریہ کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا جا سکتا ہے۔ "جب انسان کی مادی ضروریات

---

[1] این انٹروڈکشن آف دی ہسٹری آف سوشیولوجی شکاگو ۱۹۴۸ء۔ ص ۱۳۸۔ بارنس

کی تسکین کے لئے اس کے فنی طریقوں میں کثرت اور اصلاح ہوتی ہے تو اس کے معاشرہ و تمدن کا ہر پہلو روبہ ترقی ہوتا ہے"۔[۱]

وہائٹ، بارنس اور دوسرے ماہرین عمرانیات اس حد تک تو بالکل صحیح ہیں کہ اس نظریہ پر سب سے پہلا سائنسی مغربی محقق مارگن ہے لیکن اسے پوری دنیا تک ممتد کرنا غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر شاہ ولی اللہؒ کے مباحثِ ارتفاقات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو ان میں سائنسی انداز سے بحث کا موجود ہونا واضح طور پر سامنے آجائے گا۔ جن وجوہات کی بنا پر انیسویں صدی کے یورپی ماہرین کو معاشرتی ارتقاء کی سائنسی تعبیر کا بانی قرار دیا گیا ہے ان ہی کی بنیاد پر اٹھارویں صدی کے ہندی مفکر شاہ ولی اللہ کو اس کا بانی قرار دینا کوئی تعجب خیز امر نہ ہونا چاہیئے۔

---

[۱] وہائٹ، ایل ڈبلیو مارگن۔ پایونیئر ان دی تھیوری آف سوشل ایوولیوشن بارنس۔ ص ۱۳۵-۱۴۰

"فیلسوفِ تاریخ کی حیثیت سے ابن خلدون ہی نے اپنے "مقدمہ" میں سب سے پہلی دفعہ تاریخی ارتقاء کا نظریہ پیش کیا تھا۔ اس نظریے میں اخلاقی اور روحانی کارفرما قوتوں کے ساتھ ساتھ آب و ہوا اور جغرافیہ جیسے طبعی حقائق کا بھی پوری طرح لحاظ رکھا گیا ہے ابن خلدون نے طبیعی ترقی و زوال کے قوانین کی دریافت و ترتیب کے باب میں بڑی کاوشوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس لحاظ سے اگر تاریخ کی ماہیت اور وسعت کی دریافت کا سہرا اس کے سر باندھا جائے، تو بے جا نہ ہوگا۔

صرف یہی نہیں بلکہ وہ بلاشبہ عمرانی علوم کا بانی مبانی تھا۔ نیز اس کو سیاسی معاشیات کا موسس کہنا بھی بالکل حق بجانب ہوگا۔"

سندھ کے سہروردی مشائخ

میمن عبدالمجید سندھی۔ لیکچرار اسلامیہ کالج سکھر

عبدالحمید سہروردی - روہڑی کے جنوب میں، دریائے سندھ کے کنارے پر "ستین جو تھان"[1] کے نام سے ایک پُر فضا مقام ہے۔ اس کے متعلق مختلف روایات مشہور ہیں۔ بکھر کے گورنر میر ابوالقاسم نمکین (وفات ۱۰۱۸ھ) نے اس شہر کو موجودہ شکل دی تھی اور "صفۂ صفا" نام رکھا۔ موسم گرما کی راتوں میں[2] اس پُر فضا مقام پر بیٹھ کر مجالس شعر و سخن منعقد کرتے تھے۔

آخر میں میر نمکین کو ان کی وصیت کے مطابق دفن بھی یہیں کیا گیا۔ آج وہاں جو قبریں موجود ہیں، وہ میر نمکین اور ان کی اولاد کی ہیں۔

سید محب اللہ شاہ نے اپنی کتاب تاریخ البلاد والقصبات میں لکھا ہے کہ جب ۴۱۹ھ میں سلطان محمود غزنوی کا تسلط سندھ پر ہوا تو سات یا نو عارفوں نے اسی جگہ پر چلہ کشی کی۔ فاضل مورخ نے ان میں سے کچھ عارفوں کے نام بھی دیئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ عبدالحمید سہروردی۔ ۲۔ عبداللہ جریری۔ ۳۔ حمزہ بن رفیع۔ ۴۔ علی بن احمد ۵۔ حمزہ بن رفیع ۶۔ صفی الدین شیرازی۔ ۷۔ ابوالحسن خرقانی۔ ان بزرگوں کے جانے کے بعد لوگ اس جگہ کو متبرک

---

[1] اس سلسلے کا پہلا مضمون مارچ ۶۴ء میں ملاحظہ ہو۔

[2] بحوالہ محترم عطا محمد "حامی" کا مضمون شائع شدہ روزنامہ "مہران" مورخہ ۱۴ اپریل ۵۸ء